اسرارِ تصوف کا ترجمان، روحانیت کا بحرِ ذخار، سلوک کا مجسمہ، معرفت الٰہیہ کا سرچشمہ
مقاماتِ مجددیہ کا رہنما، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا پیشوا، وصول الی اللہ کا زینہ
حقائق و معارف لدنیہ کا آئینہ، نکاتِ طریقت کا دفینہ، حکم و دقائق کا خزینہ

یعنی رسالہ

ہدایت الطالبین

کا اردو ترجمہ

از تالیف

حضرت صاحبزادہ حافظ شاہ ابو سعید صاحب دہلوی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اردو ترجمہ

جناب علامہ اجل حضرت الحاج مولانا مولوی نور احمد صاحب مدظلہ العالی

اشاعت مکرر و اضافہ جات بہ ہدایت

جناب حضرت قبلہ قاضی محمد حمید فضلی صاحب دام مجدہم

ناشر: ادارہ فیوضاتِ مجددیہ

خانقاہ فضلیہ شیر گڑھ (اوگی) ضلع مانسہرہ فون: 0987-570032

اسرار تصوف کا ترجمان، روحانیت کا بحر ذخار، سلوک کا مجمعہ، معرفت الٰہیہ کا سرچشمہ،
مقامات مجددیہ کا رہنما، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا پیشوا، رصول الی اللہ کا زینہ، حقائق و
معارف لدنیہ کا آئینہ، نکات طریقت کا دفینہ، حکم ودقائق کا خزینہ یعنی رسالہ

ہدایت الطالبین کا

(اردو ترجمہ)

از تالیفات

حضرت صاحبزادہ حافظ شاہ ابوسعید صاحب دہلوی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اردو ترجمہ

جناب علامہ اجل حضرت الحاج مولانا مولوی نور احمد صاحب مدظلہ العالی

اشاعت مکرر و اضافہ جات بہ ہدایت

جناب حضرت قبلہ قاضی محمد حمید فضلی صاحب دام مجدہم

ناشر: ادارہ فیوضات مجددیہ خانقاہ فضلیہ شیر گڑھ (اوگی) ضلع مانسہرہ

فون: 0987-570032

نام کتاب: رسالہ ''ہدایت الطالبین'' کا اردو ترجمہ

نام مؤلف: حضرت حافظ شاہ ابوسعید دہلوی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نام مترجم: حضرت الحاج مولوی نور احمد صاحب مدظلہ العالی

اشاعت مکرر و اضافہ جات: بہ ہدایت حضرت قبلہ قاضی محمد حمید فضلی صاحب مدظلہ

ناشر: ادارہ فیوضات مجددیہ خانقاہ فضلیہ شیر گڑھ تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ

کمپوزنگ: قاضی منیب الرحمٰن فضلی کمپیوٹر سنٹر تو حید روڈ اوگی ضلع مانسہرہ

بتعاون: شہزاد احمد صاحب موضع چھچوال سلہریاں تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

صفحات: 138

قیمت: 70 روپے

تعداد: 1100

ملنے کے پتے

☆ ادارہ فیوضات مجددیہ خانقاہ فضلیہ شیر گڑھ ضلع مانسہرہ

☆ المجدد اکیڈمی، مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ ماڈل ٹاؤن بی بلاک، گوجرانوالہ

☆ حاجی جاوید صاحب فیصل شوز مغل مارکیٹ ٹیکسلا

عنصر ہوائی جو نہایت ہی لطیف اور ممکنات کے تمام ذرات میں سرایت کئے ہوئے ہے بعضوں کو جب اس کی سیر کا اتفاق پڑتا ہے تو یہ لوگ اس کو وجود حق خیال کر کے توحید وجودی کی باتیں زبان پر لانے لگتے ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ یہ سیر تو دائرہ امکان میں داخل ہے اور توحید وجودی کا مقام تو اس دائرہ کے انقطاع کے بعد آتا ہے۔ اور کچھ لوگ عالم ارواح کے انکشاف وظہور کے باعث اور عالم اجسام کی نسبت اس کے بے چوں و بے کیف ہونے کے سبب اور عالم اجسام پر اس کے احاطہ کرنے کی وجہ سے اس (عالم ارواح) کو تمام جہاں کا قیوم (نگہبان) خیال کر لیتے ہیں اور اسی کو نعوذ باللہ خدا سمجھ کر پوجنے لگتے ہیں۔ اس مقام میں بعضے اکابر کو بھی اشتباہ واقع ہوا ہے۔ سلطان العارفین (شیخ بایزید بسطامی) قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ تیس سال تک روح کو خدا سمجھ کر پوجتا رہا اور چونکہ عنایت خداوندی ان بزرگوں کے شامل حال تھی لہذا ان کو اس مقام سے جب ترقی حاصل ہوئی تو اس اشتباہ کو انہوں نے معلوم کر لیا۔ واضح رہے کہ روح در حقیقت عالم امکان سے ہے مگر لامکانیت سے تعلق ضرور رکھتی ہے۔ اور ایک نوع کی بے چونی بھی اس کو حاصل ہے لیکن بے چونِ حقیقی کی بہ نسبت یہ چوں کی قسم اور خدا تعالیٰ کی مخلوق اور پیدائش سے ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ رہی ان اشتباہات کی پوری تحقیق و تفصیل سو وہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکاتیب شریفہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ مذکور ہے (وہاں سے ملاحظہ کریں) راقم (مصنف رسالہ) کہتا ہے کہ چند سال تک بندہ کو بھی یہی مغالطہ پیش آیا اور توحید کے مقام پر پہنچنے سے قبل ہی شریعت کے برخلاف کچھ کلمے میری زبان سے سرزد ہوتے رہے، توبہ استغفار۔

کے سب ولایت صغریٰ ہی کے دائرہ میں داخل معلوم ہوتے ہیں والعلم عند اللہ سبحانہٗ ۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ سیر تفصیلی کے وقت لطائف خمسہ کا گذر اولاً دائرہ امکان میں ضرور ہوگا۔ تو عالم اجسام و عالم ارواح و عالم ملکوت و عالم مثال جو دائرہ امکان میں داخل ہیں سب کے سب سالک کے مشاہدہ میں آئیں گے، پھر اس دائرہ کے طے کرنے کے بعد چونکہ لطائف کو عروج ہوگا تو سالک اس عروج کے وقت ولایت صغریٰ میں قدم رکھے گا اور اس دائرہ میں اسماء و صفات کے ظلال کی سیر اس کو حاصل ہوگی اور یہ ظلال سالک کی نظر میں اسماء و صفات کا عین دکھائی دیں گے۔ اور چونکہ اس دائرہ کا ہر نقطہ اپنے مبداء و منشاء سے ناشی و حاصل ہوا ہے لہذا سیر تفصیلی قطع کرنے کے بعد اس نقطہ اجمال پر جب نظر پڑے گی تو اس نقطہ کو حقیقت محمدی اور تعین اول (جو تعین علمی ہے) سمجھے گا۔ اور اس نقطہ کو ذات محض اور احدیت مجردہ خیال کرے گا (اللہ تعالیٰ تو اس سے کہیں برتر ہے)۔

بیت: (ترجمہ) اٹھالے جال عنقا کب کسی کے ہاتھ آتا ہے، لگاتا ہے یہاں جو جال خالی ہاتھ جاتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ یہ اسماء و صفات کے ظلال کا دائرہ سارے انبیاء عظام اور ملائکہ کرام علیہم السلام کے تمام ممکنات کا مبداء و تعین ہے۔ اور نیز یہ امر بھی معلوم ہے کہ افراد عالم کے ہر ہر فرد کو جناب الٰہی سے پے در پے اور متواتر نو بہ نو فیوضات پہنچتے رہتے ہیں جیسے وجود و حیات اور دیگر بہت سی نعمتیں جن کی تعداد احاطہ بشری سے خارج ہے۔ اور یہ تمام فیوض صفات اور ان کے ظلال کی وساطت سے مخلوقات اور ذات حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہیں۔ اگر یہ اسماء و صفات نہ ہوتے تو یہ عالم جو معدوم محض تھا ہرگز وجود و بقا نہ پاتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت حق سبحانہ کی ذات پاک جو کمال استغنا اور بے پروائی

کے ساتھ موصوف ہے، اس کو عالم کے ساتھ فی حد ذاتہا تو کسی قسم کی بھی مناسبت نہیں ہے، ان اللہ لغنی عن العالمین ''بے شک خدائے تعالیٰ تمام عالموں سے بے نیاز ہے''۔ پس اشخاص عالم سے ہر ایک شخص کو صفات کے غیر متناہی ظلال میں سے کسی ایک ظل سے فیوض وکمالات پہنچتے ہیں، اس ظل کو اس شخص کا مبدا تعین اور اس کی حقیقت اور اس کا عین ثابتہ بھی کہتے ہیں۔صوفیہ کرام کا یہ قول کہ ''اللہ تعالیٰ کی طرف موصل راستے انفاس خلائق کے شمار کے برابر ہیں'' انہی ظلال کی طرف اشارہ ہے۔اور لطائف خمسہ میں سے جب کوئی لطیفہ ولایت صغریٰ کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے تو اپنے اصل اور اپنی حقیقت میں فانی اور نیست و نابود ہو کر اس اپنی حقیقت کے ساتھ بقا حاصل کر لیتا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ لطیفہ قلب کی فنا فعلی تجلی میں ہو گی، اس وقت سالک کے اپنے اور تمام مخلوقات کے فعل اس کی نظر سے پوشیدہ ہو جاتے ہیں اور بجز ایک فعل فاعل حقیقی کے اس کی نظر میں اور کچھ بھی نہیں آتا اور اس لطیفہ کی ولایت کو حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کی ولایت کہتے ہیں۔پس جو سالک کہ اس ولایت کے راستہ سے مقصود کو پاوے، اس کو آدمی المشرب کہا جاتا ہے۔اور لطیفہ روح کی فنا حق سبحانہ کی صفات ثبوتیہ میں ہوتی ہے۔اس وقت سالک اپنے صفات کی اپنے آپ سے اور تمام مخلوق کے صفات کی تمام مخلوق سے نفی کر کے صرف حق سبحانہ کی طرف ہی منسوب دیکھے گا اور سالک جب وجود کی جو تمام صفات کی اصل ہے، اپنے آپ سے اور تمام ممکنات سے بھی نفی کر کے بجز حضرت حق سبحانہ کے اور کسی کے لئے بھی ثابت نہیں کرے گا تو اس وقت خواہ مخواہ توحید وجودی کا قائل و معتقد ہو جائے گا۔اور اس لطیفہ کی ولایت کو حضرت